روحانی امراض اور اُن کا علاج

تصنیف

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، محدثِ وقت، خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ حافظ

پیر مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی

نور اللہ مرقدہ

ناشر محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

روحانی امراض اور اُن کا علاج

تصنیف

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نظرِ ثانی: حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالیٰ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

faizahmedowaisi011@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

غصہ: انسان غصہ سے کبھی کبھار مغلوب ہو جاتا ہے۔ دورِ حاضرہ میں خشکی کی وجہ سے یہ مرض کچھ مزید بڑھ گیا ہے۔ اسی لئے فقیر اس کا بیان اور علاج عرض کرتا ہے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

"عَنۡ جَدِّی عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الۡغَضَبَ مِنَ الشَّيۡطَانِ وَإِنَّ الشَّيۡطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطۡفَأُ النَّارُ بِالۡمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمۡ فَلۡيَتَوَضَّأۡ". (۱)

ترجمہ: عطیہ بن عروہ سعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غصہ کرنا شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے جس وقت تم میں سے کسی کو غصہ آئے اُسے چاہیے کہ وضو کرے۔

فائدہ: اس حدیث مبارکہ میں غصہ کی وجہ اور پھر اس کا علاج بھی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے۔ انسان کو یقین ہے کہ شیطان اس کا سخت دشمن ہے اور ظاہر دشمن کی دشمنی سے بچنا ضروری ہے اسی لئے انسان جب غصہ سے مغلوب ہو تو اس کی وجہ سے کاروائی نہ کرے اگر بے بس ہے تو اس کا علاج وضو ہے۔

شیطان کی کاروائی: جب شیطان کسی کو راہِ راست سے بھٹکانا چاہتا ہے تو اسے غصے کے زیر اثر لے آتا ہے۔ اس سے نہ صرف خود اس فرد کا نقصان ہوتا ہے بلکہ آس پاس پر تکدر سایہ فگن ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

"وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝" (۲)

ترجمہ: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

یعنی غصے کو پی جانے والوں اور لوگوں کو معاف کر دینے والوں کو اللہ کریم نے "محسنین" فرمایا اور کہا کہ خود اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے یعنی غصہ شیطان سے ہے اور غصے کو پی جانے والے اللہ کے محبوب بن جاتے ہیں۔

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقال عند الغضب، رقم الحدیث ۴۷۸۰، الصفحۃ ۸۶۷، دار المعارف الریاض۔

۲۔ آل عمران: ۳/۱۳۴۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں غصے کو ضبط کر لینے والوں کے علو مرتبت کا ذکر فرمایا ہے انہیں اپنا محبوب قرار دیا ہے اور اس پر قابو پانے کے لئے ایک نسخہ بھی بیان فرما دیا ہے کہ لوگوں کو معاف کر دو۔ ظاہر ہے جس پر غصہ آئے اگر آپ اللہ کے حکم کے پیشِ نظر اُسے معاف کر دیتے ہیں تو غصے پر کنٹرول کر لیتے ہیں اور محبوبیتِ خداوندی کا مقامِ ارفع حاصل کر لیتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث میں غصے پر قابو پانے کا ایک خارجی طریقہ بھی بیان فرمایا دیا ہے۔ فرمایا کہ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کا توڑ پانی ہے اس لئے جب تمہیں غصہ آئے تو وضو کرو۔

فوائد وضو: ایک مسلمان عبادت کی خاطر وضو کرتا ہے تو اپنے آپ کو صاف بھی رکھتا ہے اسی لئے صفائی کو نصف ایمان بھی کہا گیا ہے۔ اطباء سے پوچھئے تو انسان کی صحت کو برقرار رکھنے میں وضو بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پاک سے وضو کا ایک اور فائدہ یہ معلوم ہوا کہ یہ دافعِ غضب بھی ہے۔

وضو کے ذریعے ایک تو آپ کو اعصاب کے نہایت پہلوؤں کو پانی سے تر کرنا پڑتا ہے اس طرح بھی غصے کے ذریعے پیدا ہونے والی آگ ٹھنڈی پڑتی ہے دوسرے وضو کے فرائض، سنن اور مستحبات کا اہتمام کرتے ہوئے اور ضروری اوراد کے ذریعے عقل کو ایک اور مصروفیت آپڑتی ہے۔ تیسرے اللہ تعالیٰ کی خشیت کا سیلاب غصے کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اسی لئے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کی اس حرکت کو زائل کرنے اور اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ انسان وضو کا اہتمام کرے۔

غصہ کیا ھے؟: بے موقع بات بات پر بکثرت غصہ کرنا یہ بہت گندی عادت ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان غصہ میں آکر دنیا کے بہت سے بنائے کاموں کو بگاڑ دیتا ہے اور کبھی کبھی غصہ کی وجہ سے اللہ عزوجل کی ناشکری اور کفر کا کلمہ بکنے لگتا ہے اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کر ڈالتا ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو بے محل اور بات بات پر غصہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حکایت: ایک شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے مگر بہت ہی تھوڑا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لَاتَغْضَبْ'' یعنی غصہ مت کر۔ غرض کئی بار اس شخص نے دریافت کیا مگر ہر مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا ''غصہ مت کر''۔ (۳)

۳ بخاری شریف، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، رقم الحدیث ٦١١٦، الصفحة ١٥٢٩، دار ابن کثیر دمشق بیروت.

حدیث شریف میں ہے: "رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ إِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِی یَمْلِکُ نَفْسَہُ عِنْدَ الْغَضَبِ". (۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔

غصہ بُرا اور اچھا: غصہ بذاتِ خود نہ اچھا ہے نہ بُرا۔ درحقیقت غصہ کی اچھائی اور بُرائی کا دارومدار موقع کی اچھائی اور بُرائی پر ہے اگر بے محل غصہ کیا اور اس کے اثرات بُرے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ بُرا ہے اگر برمحل غصہ کیا اور اس کے اثرات اچھے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ اچھا ہے مثلاً کسی بھوکے پیاسے دودھ پیتے بچے کے رونے پر تم کو غصہ کو آ گیا اور تم نے بچے کا گلا گھونٹ دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بے محل ہے اس لئے یہ غصہ بُرا ہے اور اگر کسی ڈاکو کو ڈاکہ ڈالتے وقت دیکھ کر تم کو غصہ آ گیا اور تم نے ہتھیار سے اُس ڈاکو کا خاتمہ کر دیا تو یہ غصہ بُرا نہیں بلکہ اچھا ہے۔ حدیث شریف میں جس غصہ کی مذمت اور بُرائی بیان کی گئی ہے یہ وہی غصہ ہے جو بے محل ہو اور جس کے اثرات بُرے ہوں۔ بہر حال غصہ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت ہی خراب عادت ہے اس سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے۔

غصہ کا علاج: جب بے محل غصہ کی آفت سر پر سوار ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو چاہیے کہ وہ فوراً ہی وضو کرے اس لئے کہ بے محل اور مضر غصہ دلانے والا شیطان ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے اس لئے وضو غصہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ حدیث میں ہے:

" إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَإِنْ ذَھَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ". (۵)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آ جائے تو آدمی کو چاہیے کہ فوراً بیٹھ جائے تو غصہ اتر جائے گا اور اگر بیٹھنے سے بھی غصہ نہ اترے تو لیٹ جائے تا کہ غصہ ختم ہو جائے۔

۴ بخاری شریف، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، رقم الحدیث ۶۱۱۴، الصفحۃ ۱۵۲۹، دار ابن کثیر دمشق بیروت.

۵ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقال عندالغضب، رقم الحدیث ۴۷۸۲، الصفحۃ ۸۶۸، دار المعارف الریاض.

حسد: کسی کو کھاتا پیتا یا آسودہ حال دیکھ کر دل جلانا اور اس کی نعمتوں کے زوال کی تمنا کرنا اس غلط جذبہ کا نام حسد ہے۔ یہ بہت ہی خبیث عادت اور نہایت ہی بُری بلا اور گناہِ عظیم ہے۔ حسد کرنے والے کی ساری زندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ". (٦)

ترجمہ: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

"لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا". (٧)

ترجمہ: تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

فائدہ: حسد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے؟ اب خود ہی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔

حسد کا علاج: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد قلب کی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کہ میرے حسد کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت و نعمت برباد نہیں ہو سکتی اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دل کی جلن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔ پھر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کر رہا ہوں اس کو خداوند کریم نے یہ نعمتیں دی ہیں اور میں اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں تو میں گویا خداوند تعالیٰ کے فعل پر اعتراض کر کے اپنا دین و ایمان خراب کر رہا ہوں۔ یہ سوچ کر پھر اپنے دل

٦ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحسد، ٤٩٠٣، الصفحة ٨٨٧، دار المعارف الرياض.

٧ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، رقم الحديث ٤٩١٠، الصفحة ٨٨٩، دار المعارف الرياض.

میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے جو شخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا فرماتا ہے میں جس پر حسد کر رہا ہوں اللہ کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور میں چونکہ ان کا اہل نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں دیں۔اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسد کو حسد کی جلن سے نجات مل جائے گی۔(۸)

لالچ: یہ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت یا جاہ و مرتبہ ملا ہے اس پر راضی ہو کر قناعت کر لینا چاہیے۔دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصل کرنے کے چکر میں پریشانِ حال رہنا اور غلط وصحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبہ حرص ولالچ کہلاتا ہے اور حرص وطمع درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

حدیث شریف میں ہے:

"لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ". (۹)

ترجمہ: اگر انسان کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش کرے گا اور انسان کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ:

"يَهْرَمُ ابْنُ ادَمَ وَيَشِبُّ مَعَهُ اثْنَتَانِ الْاَمَلُ وَحُبُّ الْمَالِ". (۱۰)

ترجمہ: ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں ایک اُمید دوسری مال کی محبت۔

فائدہ: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک،لباس،مکان،سامان،دولت،عزت،شہرت غرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔

اگر لالچ کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے تو وہ انسان طرح طرح کی بداخلاقیوں اور بے مروتی کے کاموں میں

۸ احياء علوم الدين،بيان أسباب الحسد والمنافسة،الجزء الثالث، الصفحة ۱۹۲، دارالمعرفة بيروت.

۹ مسلم شريف، كتاب الزكاة،باب لو أن لابن آدم واديين لا تبغى ثالثا،رقم الحديث ۲۳۰۴، الصفحة۴۷۴،دارالفكر بيروت.

۱۰ مسلم شريف ،كتاب الزكاة،باب كراهة الحرص على الدنيا(بتغير قليل)رقم الحديث ۲۳۰۱،الصفحة۴۷۴،دارالفكر بيروت.

پڑ جاتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں سے بھی نہیں چوکتا بلکہ سچ پوچھیئے تو حرص وطمع اور لالچ درحقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے اس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔**لالچ کا علاج:** اس قلبی مرض کا علاج صبر وقناعت ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس پر راضی ہو کر اللہ کا شکر بجالائے اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے انسان کی عمر، انسان کی روزی، انسان کی نیک نصیبی، انسان کی بدنصیبی۔ یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے لاکھ سر مارو مگر وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ اور یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھا دو کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہ آئندہ ملے گا اور اگر کچھ کمی کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس ادھر اُدھر لپکے تو صبر کر کے نفس کی لگام کھینچ لو اسی طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اُٹھے گا اور حرص ولالچ کا اندھیرا بادل چھٹ جائے گا۔

کنجوسی: بخیلی بہت ہی منحوس خصلت ہے۔ بخیل مال رکھتے ہوئے کھانے پینے، اوڑھنے، وطن اور سفر ہر جگہ ہر حال میں ہر چیز میں ہر قسم کی تکلیفیں اُٹھاتا ہے اور ہر جگہ ذلیل ہوتا ہے اور کبھی بھی اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

" عَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنُ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنُ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنُ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنُ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنُ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنُ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنُ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنُ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنُ عَالِمٍ بَخِيلٍ ". (۱۱)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، انسانوں سے دور ہے، جہنم سے قریب ہے اور یقیناً سخی جاہل عبادت گزار بخیل سے زیادہ اللہ کو پیارا ہے۔

" قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم لایدخل الجنة خب ولابخیل ولامنان". (۱۲)

۱۱ سنن الترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللّٰه، باب ماجاء فی السخاء، رقم الحدیث ۱۹۶۱، الصفحة ۴۴۶، دارالمعارف. الریاض. ۱۲ مساوئ الاخلاق ومذمومها، باب ماجاء فی ذم البخل والکراهة له، رقم الحدیث ۳۵۶، الصفحة ۱۶۶، مکتبة السوادی جدة.

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ حدیث میں آیا ہے کہ:

"خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ". (۱۳)

یعنی دو خصلتیں ایسی ہیں جو دونوں ایک ساتھ مومن میں اکٹھا جمع نہیں ہوں گی ایک کنجوسی دوسری بداخلاقی۔

فائدہ: یہ دونوں خصلتیں بُری ہیں اور یہ دونوں بُری خصلتیں مومن میں ایک ساتھ نہیں پائی جائیں گی۔ مومن اگر بخیل ہوگا تو بداخلاق نہیں ہوگا اور اگر بداخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا اور اگر تم کسی بخیل منحوس آدمی کو دیکھو کہ وہ بخیل بھی ہے اور بداخلاق بھی ہے تو سمجھ لو کہ اس کے ایمان میں کچھ فتور ضرور ہے اور یہ کامل درجے کا مسلمان نہیں ہے۔

علاج بخل: کنجوسی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بے حد دشوار ہے خصوصاً بوڑھا آدمی اگر بخیل ہو تو تقریباً لا علاج ہے اور کنجوسی کا سبب مال کی محبت ہے جب تک مال کی محبت دل سے زائل نہیں ہوگی کنجوسی کی بیماری رفع نہیں ہوسکتی پھر بھی اس کے دو علاج بہت ہی کامیاب اور کارآمد ہیں۔

☆ آدمی یہ سوچے کہ مال کے مقاصد کیا ہیں اور میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عالمِ آخرت کے لئے بھی ذخیرہ جمع کرنا چاہیے۔ جب یہ خیال دل میں جم جائے گا تو پھر دل میں دنیا کی بے ثباتی اور عالمِ آخرت کا دھیان پیدا ہوگا اور ناگہاں دل میں ایک ایسا نور پیدا ہوجائے گا کہ دنیا سے اور دنیا کے مال واسباب سے بے رغبتی اور نفرت پیدا ہونے لگے گی پھر بخیلی اور کنجوسی کی بیماری خود بخود دفع ہوجائے گی اور جذبۂ سخاوت اس طرح پیدا ہوجائے گا کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کو لذت محسوس ہونے لگے گی۔

☆ بخیلوں اور سخی لوگوں کی حکایت پڑھے اور عالموں سے بکثرت اس قسم کے واقعات سنتا رہے کہ بخیلوں کا انجام کتنا بُرا ہوا ہے اور سخی لوگوں کا انجام کتنا اچھا ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات وحکایات پڑھتے پڑھتے، سنتے سنتے بخیلی سے نفرت اور سخاوت کی رغبت دل میں پیدا ہوجاتی ہے اور رفتہ رفتہ کنجوسی کا مرض زائل ہوجاتا ہے۔

تکبر: یہ خصلت اتنی بُری اور اس قدر تباہ کن عادت ہے کہ یہ بھوت بن کر جس انسان کے سر پر سوار ہوجائے سمجھ لو کہ اس کی دنیا وآخرت کی تباہی یقینی ہے۔ شیطان اپنی اس منحوس خصلت کی وجہ سے مردودِ بارگاہِ الٰہی ہوا اور خداوند قہار وجبار

۱۳ سنن الترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی البخیل، رقم الحدیث ۱۹۶۲، الصفحة ۴۴۶، دار المعارف الریاض.

نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر اس کو جنت سے نکال دیا۔

تکبر کیا ھے؟: تکبر کے معنی ہیں آدمی دوسرے کو اپنے سے حقیر سمجھے یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چونکہ تکبر کی نحوست سے پاک تھے سب فرشتوں نے سجدہ کرلیا لیکن شیطان کے سر میں تکبر کا سودا سمایا ہوا تھا اس نے اکڑ کر کہہ دیا کہ :

" اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ط خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○" (۱۴) یعنی میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

اس ملعون نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہیں کیا۔

فائدہ: جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہاں میں خداوند کے قہار و جبار کی پھٹکار سے مردود اور ذلیل و خوار ہو گیا۔

تکبر اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

﴿احادیث شریفه﴾

" لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ ". (۱۵) یعنی جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

" يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِى صُوَرِ النَّاسِ يَعْلُوهُمْ كُلُّ شَىْءٍ مِنَ الصَّغَارِ حَتَّى يَدْخُلُوْا سِجْنًا فِى جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهٗ بُولَسُ فَتَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ". (۱۶)

۱۴ صٓ: ۷۶/۳۸.

۱۵ مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم الحديث ۱۶۸، الصفحة ۶۷، دار الفكر بيروت.

۱۶ مسند احمد بن حنبل، مسند المكثرين من الصحابة، باب مسند عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما، رقم الحديث ۶۸۳۷، الصفحة ۵۸۰، دار الكتب العلمية بيروت.

یعنی میدانِ محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں تو انسانوں کی ہوں گی مگر ان کے قد چیونٹیوں کے برابر ہوں گے اور ذلت و رسوائی میں یہ گھرے ہوئے ہوں گے اور یہ لوگ گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم کے اُس جیل خانہ میں قید خانہ کر دیئے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' (ناامیدی) ہے اور وہ ایسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا نام ''نارالانیار'' ہے اور ان لوگوں کو جہنمیوں کا پیپ پلایا جائے گا۔ **پند سود مند:** سن لو کہ تم لوگ جو کھانے، کپڑے، چال چلن، مکان، سامان، تہذیب وتمدن، مال ودولت ہر چیز میں اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہتے ہو اسی طرح بعض علماء اور بعض عبادت گزار علم و عبادت میں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھ کر اکڑتے ہیں یہی تکبر ہے خدا کے لئے اس شیطانی عادت کو چھوڑ دو اور تواضع و انکساری کی عادت ڈالو یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ہر چیز میں دوسروں سے کمتر سمجھو۔☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع و انکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمادے گا وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت والا بنا دے گا اور جو شخص گھمنڈ اور تکبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا وہ خود کو بڑا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں کتے اور خنزیر سے زیادہ ذلیل بنا دے گا۔

علاجِ تکبر: تکبر کا علاج یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں رہنے لگے اور ان لوگوں کی خدمت کرے۔ تواضع و انکساری کا طریقہ اختیار کرے اور اپنے دل میں یہ ٹھان لے کہ میں ہر مسلمان کی تعظیم اور اس کا اعزاز و اکرام کروں گا خواہ اس کے کپڑے کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوں میں اس کو اپنے برابر بٹھاؤں گا اور ہر وقت اس کا دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھ کو اُس نے دوسروں سے اچھا بنا دیا ہے لیکن وہ جب چاہے مجھ کو سارے جہاں سے بدتر بنا سکتا ہے اپنی کمتری اور کوتاہی کا خیال اگر دل میں جم گیا تو تکبر کا بھوت لاکھوں کوس دور بھاگ جائے گا۔

چغلی: کسی کی بات سن کر کسی دوسرے سے اس طور پر کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف اور جھگڑا ہو جائے یہ بہت بڑا گناہ اور بہت خراب عادت ہے تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس گناہ میں مبتلا ہیں۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

چغل خوری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہِ کبیرہ بتایا ہے۔

''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ''. (۱۷)

۱۷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، رقم الحدیث ۱۹۲، الصفحة ۷۲، دارالفکر بیروت.

یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر اُدھر کی لگائی بجھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔

☆ چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ چغلی کی بُرائی کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

پند سود مند: کسی کی کوئی بات سنو تو خوب سمجھ لو کہ تم اس بات کے امین ہو گئے اگر دوسروں تک اُس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم ضرور اس بات کا چرچا کرو لیکن اگر اس بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا نہ چرچا کرو نہ کسی دوسرے سے کہو ورنہ تم پر امانت میں خیانت کرنے اور چغل خوری کا گناہ ہوگا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر وبال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں بے وقار اور ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذابِ جہنم کے حقدار ٹھہرو گے۔

غیبت: کسی کو غائبانہ بُرا کہنا یا پیٹھ پیچھے اس کا کوئی عیب بیان کرنا یہی غیبت ہے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ". (۱۸)

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے یہی غیبت ہے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ بتائیے کہ اگر اُس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ باتیں واقعی ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی طرف سے گھڑ کر کہو گے تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے۔

۱۸ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الغیبة، رقم الحدیث ۶۴۸۸، الصفحة ۱۲۷۹، دار الفکر بیروت.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا:

"الغيبة أشد من الزنا". (۱۹)

یعنی غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

" لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِیْ أَعْرَاضِهِمْ". (۲۰)

یعنی میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو کھرچ کھرچ کر نوچ رہے ہیں میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبروریزی کیا کرتے تھے۔

پند سود مند: پیٹھ پیچھے کسی آدمی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ پسند نہیں کرتا یہ غیبت ہے خواہ اس کا کوئی ظاہری عیب ہو یا باطنی، اس کا پیدائشی عیب ہو یا اس کا اپنا پیدا کیا ہو، اس کے بدن، اس کے کپڑوں، اس کے خاندان ونسب، اس کے اقوال وافعال، چال ڈھال، اس کی بول چال غرض کسی عیب کو بھی بیان کرنا یا طعنہ مارنا یہ سب غیبت ہی میں داخل ہے لہٰذا اس غیبت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد وعورت کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

" وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ". (۲۱)

(پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ **فائدہ:** غیبت اس قدر گناہ اور گھناؤنا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تو جس طرح تم ہرگز ہرگز کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاؤ اسی طرح ہرگز ہرگز کبھی

۱۹ المعجم الاوسط للطبرانی، الجزء السادس، رقم الحديث ۶۵۹۰، الصفحة ۳۴۸، دار الحرمين بالقاهرة، احياء علوم الدين، الآفة الخامسة: الغيبة، الجزء الثالث، الصفة ۱۴۱، دار المعرفة بيروت.

۲۰ سنن ابی داؤد، كتاب الادب، باب فی الغيبة، رقم الحديث ۴۸۷۸، الصفحة ۸۸۲، دار المعارف الرياض.

۲۱ الحجرات: ۴۹/۱۲۔

کسی کی غیبت مت کرو۔

غیبت کی تفصیل و تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "صِیَانَۃُ اللِّسَانِ عَنْ غِیْبَۃِ الْاِخْوَان" یعنی "مسلمان بھائیوں کی غیبت سے زبان کو بچانا"۔

جائز غیبت: حضرت علامہ ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ) نے "مسلم شریف" کی شرح میں لکھا ہے کہ شرعی اغراض و مقاصد کے لئے کسی کی غیبت کرنی جائز اور مباح ہے اور اس کی چھ صورتیں ہیں۔

☆ مظلوم کا حاکم کے سامنے کسی ظالم کے ظالمانہ عیوب کو بیان کرنا تا کہ اس کی دادرسی ہو سکے۔

☆ کسی شخص کی برائیوں کو روکنے کے لئے کسی صاحب اقتدار کے سامنے اُس کی برائیوں کو بیان کرنا تا کہ وہ اپنے رعب و دبدبہ سے اس شخص کو برائیوں سے روک سکے۔ ☆ مفتی کے سامنے فتویٰ طلب کرنے کے لئے کسی کے عیوب کو پیش کرنا۔ ☆ مسلمانوں کو شر و فساد اور نقصان سے بچانے کے لئے کسی کے عیوب کو بیان کر دینا مثلاً: جھوٹے راویوں، بدمذہبوں کی گمراہیوں، جھوٹے مصنفوں اور واعظوں کے جھوٹ اور ان لوگوں کے مکر و فریب کو لوگوں سے بیان کر دینا تا کہ لوگ گمراہی کے نقصان سے بچ جائیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے بارے میں مشورہ کرنے والے سے فریقِ ثانی کے واقعی عیبوں کو بتا دینا یا خریداروں کو نقصان سے بچانے کے لئے سامان یا سودا بیچنے والے کے عیوب سے لوگوں کو آگاہ کر دینا۔ ☆ جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور قسم قسم کے گناہوں کا مرتکب ہو مثلاً چور، ڈاکو، زناکار، خیانت کرنے والا ایسے اشخاص کے عیوب کو لوگوں سے بیان کر دینا تا کہ لوگ نقصان سے محفوظ رہیں اور ان لوگوں کے پھندوں میں نہ پھنسیں۔ ☆ کسی کی پہچان کرانے کے لئے اس کے کسی مشہور عیب کو اس کے نام کے ساتھ ذکر کر دینا جیسے حضراتِ محدثین کا طریقہ ہے کہ ایک ہی نام کے چند راویوں میں امتیاز اور ان کی پہچان کے لئے اعمش (چندھا) اعرج (لنگڑا) اعمیٰ (اندھا) احول (بھینگا) وغیرہ عیبوں کو ان کے ناموں کے ساتھ ذکر کر دیتے ہیں جس کا مقصد ہرگز ہرگز نہ توہین و تنقیص ہے نہ ایذا رسانی بلکہ اس کا مقصد صرف راویوں کی شناخت اور ان کی پہچان کا نشان بتانا ہے۔ (۲۲)

فائدہ: اوپر ذکر کی ہوئی صورتوں میں چونکہ کسی کے عیبوں کو بیان کر دینا ہے اس لئے بلاشبہ یہ غیبت تو ہے لیکن ان صورتوں میں شریعت نے جائز رکھا ہے کہ اگر کوئی کسی شخص کی غیبت کر دے تو نہ کوئی حرج ہے نہ کوئی گناہ بلکہ بعض صورتوں میں اس قسم کی غیبت مسلمانوں پر واجب ہو جاتی ہے مثلاً: ایسے موقعوں پر کہ اگر تم نے کسی کے عیب کو بیان نہ کر دیا تو کسی مسلمان کے نقصان میں پڑ جانے کا یقین یا غالب گمان ہو۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان رقم لے کر جا رہا ہو اور ایک سفید

پوش ڈاکو تسبیح و مصلیٰ لئے ہوئے بزرگ بنا ہوا اُس مسلمان کے ساتھ چل رہا ہو اور مسلمان بالکل ہی اس ڈاکو کے بارے میں لاعلم ہو اور تم کو یقین ہے کہ یہ ڈاکو ضرور اس بھولے بھالے مسلمان کو دھوکہ دے کر لوٹ لے گا اور تم اس ڈاکو کے عیب کو جانتے ہو تو اس صورت میں ایک بھولے بھالے مسلمان کو نقصان سے بچانے کے لئے ڈاکو کے عیب کو اُس مسلمان سے بیان کر دینا تم پر واجب ہے۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است

اگر خاموش بنشینی گناہ است

یعنی اگر تم دیکھو کہ ایک اندھا جا رہا ہے اور اس کے آگے کنواں ہے تو تم پر لازم ہے کہ اندھے کو بتا دو کہ تیرے آگے کنواں ہے اس سے بچ کر چل اور اگر تم اس کو دیکھ کر چپ رہ گئے اور اندھا کنویں میں گر پڑا تو یقیناً تم گنہگار ٹھہرو گے۔

بہتان: جھوٹ موٹ اپنی طرف سے گڑھ کر کسی پر کوئی الزام یا عیب لگانا اس کو افتراء، تہمت اور بہتان کہتے ہیں۔ یہ بہت خبیث اور ذلیل عادت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ بالخصوص کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کاری کی تہمت لگانا یہ تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ شریعت کے قانون میں اس شخص کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور عمر بھر کسی معاملہ میں اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور قیامت کے دن یہ شخص دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

جھوٹ: یہ وہ گندی اور ذلیل عادت ہے کہ دین و دنیا میں جھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانہ نہیں جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ○" (۲۳) **ترجمہ:** جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

یعنی کان کھول کر سن لو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے اور وہ خدا کی رحمتوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور بہت سی حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اس گندی عادت سے زندگی بھر بچتا رہے۔ بہت سے ماں باپ بچوں کو چپ کرانے کے لئے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں تم روؤ گے تو سب لڈو دھول مٹی ہو جائیں گے حالانکہ نہ گھر میں ''ماؤں'' ہوتا ہے نہ صندوق میں لڈو ہوتا ہے نہ رونے

۲۲ صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الغیبة، الجزء السادس عشر، الصفحة ۲۱۵، مؤسسة قرطبة. ۲۳ آل عمران:۶۱/۳۔

سے لڈو دھول مٹی ہو جاتا ہے۔تو سمجھ لو یہ سب بھی جھوٹ ہے۔اس قسم کی بولیاں بول کر ماں باپ گناہِ کبیرہ کرتے رہتے ہیں اور اس قسم کی باتوں کو لوگ جھوٹ نہیں سمجھتے حالانکہ یقیناً ہر وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو وہ جھوٹ ہے اور ہر جھوٹ حرام ہے خواہ بچے سے جھوٹ بات کہو یا بڑے سے۔آدمی سے جھوٹی بات کہو یا جانور سے جھوٹ بہر حال جھوٹ ہے اور جھوٹ حرام ہے۔

جائز جھوٹ: کافر یا ظالم سے اپنی جان بچانے کے لئے یا دو مسلمانوں کو جنگ سے بچانے اور صلح کرانے کے لئے اگر کوئی جھوٹی بات بول دے تو شریعت نے اس کی رخصت دی ہے مگر جہاں تک ہو سکے اس موقع پر بھی ایسی بات بولے اور ایسے الفاظ منہ سے نکالے کہ کھلا ہوا جھوٹ نہ ہو بلکہ کسی معنی کے لحاظ سے وہ صحیح بھی ہو اس کو عربی زبان میں ''توریہ'' کہتے ہیں۔مثلاً ڈاکو نے تم سے پوچھا کہ تمہارے پاس مال ہے کہ نہیں اور تم کو یقین ہے کہ اگر میں اقرار کرلوں گا تو ڈاکو مجھے قتل کر کے میرا مال لوٹ لے گا تو اس وقت تم یہ کہہ دو کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے اور نیت یہ کرلو کہ میری جیب یا میرے ہاتھ میں کوئی مال نہیں ہے بکس یا جھولے میں ہے تو اس معنی کے لحاظ سے تمہارا یہ کہنا کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے یہ سچ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے کہ میری ملکیت میں کوئی مال نہیں ہے یہ جھوٹ ہے اسی قسم کے الفاظ کو عربی میں ''توریہ'' کہا جاتا ہے۔اس کا یہی مطلب ہے کہ ''توریہ'' کے الفاظ بولے اور اگر کھلا ہوا جھوٹ بولنے پر کوئی مسلمان مجبور کر دیا جائے تو اس کو لازم ہے کہ وہ دل سے اس جھوٹ کو بُرا جانتے ہوئے جان و مال کو بچانے کے لئے صرف زبان سے جھوٹ بول دے اور اس سے توبہ کرلے۔(مزید تفصیل دیکھئے ''احیاء العلوم شریف'')۔

عیب جوئی: ادھر اُدھر کان لگا کر لوگوں کی باتوں کو چھپ چھپ کر سننا یا تاک جھانک کر لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا یہ بڑی ہی بُری حرکت اور خراب عادت ہے۔دنیا میں اس کا انجام بدنامی اور ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے ایسا کرنے والوں کے کانوں اور آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وَّ لَا تَجَسَّسُوْا'' یعنی کسی کے عیبوں کی تلاش کرنا حرام اور گناہ ہے۔مردوں کی بانسبت عورتوں میں یہ عیب زیادہ پایا جاتا ہے لہٰذا پیاری بہنوں! تم اس گناہ سے خود بھی بچو اور دوسری عورتوں کو بھی بچاؤ۔

گالی گلوچ: اس گندی عادت کی برائی ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے یقیناً فحش الفاظ اور گندے کلاموں کا بولنا یہ کمینوں اور رذیل و ذلیل لوگوں کا طریقہ ہے اور شریعت میں حرام و گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ:

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ". (۲۴)

ترجمہ: یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا یہ فاسق کا کام ہے۔

انتباہ: آج کل عورت و مرد سبھی اس بلا میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑوں کی فحش کلامیوں اور گالیوں کو سن کر بچے بھی گندی گالیاں بکنے لگتے ہیں اور پھر بچپن سے بڑھاپے تک اس گندی عادت میں گرفتار رہتے ہیں۔لہٰذا ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ کبھی ہرگز ہرگز گالیاں اور گندے الفاظ منہ سے نہ نکالیں۔کون نہیں جانتا کہ کبھی کبھی گالی گلوچ کی وجہ سے خون ریز لڑائیاں ہوجایا کرتی ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال کا عظیم نقصان ہوجاتا کرتا ہے۔اس لئے مسلم معاشرہ کو تباہ کرنے میں بدزبانیوں اور گالیوں کا بہت بڑا دخل ہے لہٰذا اس عادت کو ترک کردینا بے حد ضروری ہے خاص کر عورتوں کو اپنے سسرال میں اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیے کیونکہ سینکڑوں عورتوں کو طلاق ان کی بدزبانیوں اور گالیوں کی وجہ سے ہوجایا کرتی ہے اور پھر میکے اور سسرال میں مستقل جھگڑوں کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور دونوں خاندان تباہی و بربادی کے غار میں گر کر ہلاک و برباد ہوجاتے ہیں۔ **فضول بکواس:** مردوں اور عورتوں کی بُری عادتوں میں سے ایک بہت بُری عادت بہت زیادہ بولنا اور فضول بکواس ہے۔کم بولنا اور ضرورت کے مطابق بات چیت یہ بہت ہی پسندیدہ عادت ہے۔ضرورت سے زیادہ بات چیت فضول بکواس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ایسی باتیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں جس سے بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہوجاتے ہیں اور شر و فساد کے طوفان اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ". (۲۵)

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے کہ بلاضرورت قیل اور قال اور فضول اقوال آدمی کی زبان سے نکلیں۔

اسی طرح کثرت سے لوگوں کے سامنے کسی چیز کا سوال کرتے رہنا اور فضول کاموں میں اپنے مالوں کو برباد کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔یہ بھی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنی زبانوں کو فضول باتوں سے ہمیشہ بچائے رکھو کیونکہ بہت سی فضول باتیں ایسی بھی زبانوں سے نکل جاتی ہیں جو بولنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں۔اسی لئے تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین عادتوں کو لازم پکڑو "کم بولنا، کم سونا، کم کھانا"، کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ

۲۴ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ماینهی من السباب واللعن، رقم الحدیث ۶۰۴۴، الصفحة ۱۵۱۴، دار ابن کثیر دمشق بیروت. ۲۵ صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض وأداء الدیون والحجر والتفلیس، باب ماینهی عن اضاعة المال، رقم الحدیث ۲۴۰۸، الصفحة ۵۷۹، دار ابن کثیر دمشق بیروت.

کھانا یہ عادتیں بہت ہی خراب ہیں اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دین ودنیا میں ضرور نقصان اُٹھاتا ہے۔**ناشکری**:خداوندکریم کے انعاموں اورانسانوں کے احسانوں کی ناشکری اس منحوس اور بُری عادت میں نوے فیصد مرد وعورت گرفتار ہیں بلکہ عورتیں تو ننانوے فیصد اس بلا میں مبتلا ہیں ذرا کسی گھرانے کو یا کسی عورت کے کپڑوں یا زیورات کو اپنے سے خوشحال اوراچھا دیکھ لیا تو خدا کی ناشکری کرنے لگتی ہیں اور کہنے لگتی ہیں کہ خدا نے ہمیں نہ معلوم کس جرم کی سزا میں مفلس اورغریب بنادیا، خدا کا ہم پر کوئی فضل ہی نہیں ہوتا، میں نگوڑی ایسے پھوٹے کرم لے کر آئی ہوں کہ نہ میکے میں سکھ نصیب ہوا نہ سسرال میں ہی کچھ دیکھا، فلانی فلاں گھی دودھ میں نہا رہی ہے اور میں فاقوں سے مر رہی ہوں۔اسی طرح عورتوں کی عادت ہے کہ اس کا شوہر اپنی طاقت بھر کپڑے، زیورات، ساز وسامان دیتا رہتا ہے لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے عورت کی کوئی فرمائش پوری نہیں کرسکا تو عورتیں کہنے لگی ہیں کہ تمہارے گھر میں ہائے ہائے کبھی سکھ نصیب نہیں ہوا، اس اجڑے گھر میں ہمیشہ ننگی بھوکی ہی رہ گئی، کبھی بھی تمہاری طرف سے میں نے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں، میری قسمت پھوٹ گئی جو تمہارے جیسے فتو فقیر سے بیاہی گئی، میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا۔

اس قسم کی ناشکری اور جلی کٹی باتیں سناتی رہتی ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

" أريت النارفاذا أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ". (۲۶)

یعنی میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں زیادہ تعداد میں جہنمی ہوگئیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت ملامت کرتی رہتی ہیں اور ناشکری کرتی رہتی ہیں تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا عورتیں خدا کی ناشکری کیا کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔

ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم پوری زندگی بھر ان کے ساتھ احسان کرتے رہو لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو

۲۶ صحيح البخاری، كتاب الايمان، باب كفران العشير و كفر دون كفر فيه الخ، رقم الحديث ۲۹، الصفحة۱۷، دار ابن كثير دمشق بيروت.

یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

پند سودمند: خدا کے انعاموں اور شوہر یا دوسروں کے احسانوں کی ناشکری بہت ہی خراب عادت اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنوں سے کمزور اور گری ہوئی حالت والوں کو دیکھا کرے کہ اگر میرے پاس گھٹیا کپڑے اور زیور ہیں تو خدا کا شکر ہے کہ فلاں اور فلانی سے تو ہم بہت ہی اچھی حالت میں ہیں کہ ان لوگوں کو بدن ڈھانپنے کے لئے پھٹے پرانے کپڑے بھی نصیب نہیں ہوتے۔ اسی طرح اگر میرے شوہر نے میرے لئے معمولی غذا کا انتظام کیا ہے تو اس پر بھی شکر ہے کیونکہ فلانی فلانی عورتیں تو فاقہ کیا کرتی ہیں۔

بہرحال اگر تم اپنے سے کمزوروں اور غریبوں پر نظر رکھو گے تو شکر ادا کرو گے اور اگر تم اپنے سے مالداروں پر نظر کرو گی تو تم ناشکری کی بلا میں پھنس کر اپنے دین ودنیا کو تباہ وبرباد کر ڈالو گی۔ اس لئے لازم ہے کہ ناشکری کی عادت چھوڑ کر ہمیشہ خدا کے انعاموں اور شوہر وغیرہ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے: "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ". **ترجمہ:** اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔

"وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ o" (۲۷)

ترجمہ: اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

فائدہ: اس آیت نے اعلان کر دیا کہ شکر ادا کرنے سے خدا کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے سے خدا کا عذاب اتر پڑتا ہے۔ **جھگڑا تکرار:** بات بات پر ساس، سسر اور بہو یا شوہر یا عام مسلمان مردوں اور عورتوں سے جھگڑا تکرار کر لینا یہ بھی بہت بُری عادت اور گناہ کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جھگڑالو آدمی خدا کو بے حد ناپسند ہے اس لئے اگر کسی سے کوئی اختلاف ہو جائے یا مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو سہولت اور معقول گفتگو سے معاملات کو طے کر لینا نہایت ہی عمدہ اور بہترین عادت ہے۔ جھگڑے تکرار کی عادت کمینوں اور بد تہذیب لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ عادت انسان کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت ہے کیونکہ جھگڑالو آدمی کا کوئی بھی دوست نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر شخص کی نگاہ میں قابلِ نفرت ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے جھگڑے کے ڈر سے اس کو منہ نہیں لگاتے اس سے بات نہیں کرتے۔

کاہلی: یہ ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مکان

۲۷ ابراھیم: ۱۴/۷۔

،سامان، کپڑوں اور بدن کی گندگی، برتنوں اور سامان کی بے ترتیبی، وقت پر کھانے سے محرومی، شوہر اور سسرال والوں کی ناراضگی، بچوح کا پھوہڑپن، طرح طرح کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری بلائیں اور مصیبتیں اسی کاہلی کے سب انڈے بچے ہیں۔اسی لئے اس عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہیے بلکہ دینی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت چاق وچوبد ہوکر لگے رہنا چاہیے۔ یادرکھو! محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہل آدمی ہر ایک در سے پھٹکارا جاتا ہے اور ہر کام میں مار پڑتی ہے۔کاہل آدمی نہ دنیا کا کام کرسکتا ہے نہ دین کا۔اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ". (۲۸)

یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ضد: اپنی کسی بات پر اس طرح اڑ جانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے مگر کسی کی بات اور سفارش قبول نہ کرے۔اس بُری خصلت کا نام "ضد" ہے یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا وآخرت کو تباہ وبرباد کرڈالتی ہے ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ "ضدی" اور "ہٹ دھرم" کہنے لگتے ہیں اور کوئی بھی اس کو منہ لگانے اور اس سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔یہی وہ خبیث عادت تھی جس نے ابوجہل کو جہنم میں دھکیل دیا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنوں نے اس کو لاکھوں مرتبہ سمجھایا اور اس نے شق القمر اور کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا مگر پھر بھی اپنی ضد پر اڑا رہا اور ایمان نہیں لایا۔قرآن وحدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے اور مسلمانوں کی جائز سفارش کو قبول کرکے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہوجانے کے بعد ہرگز ہرگز اپنی رائے اور اپنی بات پر ضد کرکے اڑا نہ رہے۔ بہت سے آدمی خاص طور سے عورتیں اس بُری عادت میں مبتلا ہیں خدا کے لئے ان سب کو چاہیے کہ اس بُری عادت کو چھوڑ کر دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوں۔

بدگمانی: بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں اُنہوں نے دوآدمیوں کو الگ ہوکر چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے دیکھا فوراً ان کو یہ بدگمانی ہوجاتی ہے کہ یہ میرے ہی متعلق کچھ باتیں ہورہی ہیں اور میرے ہی خلاف کوئی سازش ہورہی ہے۔اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہر کو اچھا لباس پہن کر کہیں جاتے ہوئے دیکھتی ہیں یا

۲۸ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، رقم الحدیث۶۳۶۸، الصفحۃ۱۵۸۷، دار ابن کثیر دمشق بیروت.

شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سن لیتی ہیں تو ان کو فوراً اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہوجاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کی فلانی عورت سے کچھ ساز باز ہے۔ اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیویاں میکے میں زیادہ ٹھہر گئیں یا میکے کے رشتہ داروں سے بات یا اُن کی خاطر و مدارت کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہوجاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے محبت کرتی ہے کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔ بس اس بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور ٹوہ لگانے کی فکر میں مبتلا ہوکر دن رات دماغ میں الم غلم قسم کے خیالات کی کھچڑی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی رائی کا پہاڑ اور پھانس کا بانس بنا ڈالتے ہیں۔

پند سود مند: بدگمانیوں کی یہ عادت بہت بُری بلا اور بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ". (۲۹)

ترجمہ: بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔

لہٰذا جب تک کھلی ہوئی دلیل سے تم کو کسی بات کا یقین نہ ہوجائے ہرگز ہرگز محض بے بنیاد گمانوں سے کوئی رائے قائم نہ کرلیا کرو۔

کان کا کچا: بہت سے مردوں اور عورتوں میں یہ خراب عادت ہوا کرتی ہے کہ اچھا، بُرا یا سچا جھوٹا جو آدمی بھی کوئی بات کہہ دے اس پر یقین کرلیتے ہیں اور بلا چھان بین اور تحقیقات کے اس بات کو مان کر اس پر طرح طرح کے خیالات ونظریات کا محل تعمیر کرنے لگتے ہیں۔ یہ وہ عادتِ بد ہے کہ آدمی کو شکوک وشبہات کے دلدل میں پھنسا دیتی ہے اور خواہ مخواہ آدمی اپنے مخلص دوستوں کو دشمن بنالیتا ہے اور خود غرض وفتنہ پرداز لوگ اپنی چالوں میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اسی لئے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا". (۳۰)

ترجمہ: اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔

فائدہ: خلاصہ یہ کہ ہر شخص کی خبر پر بھروسہ کرکے تم یقین مت کرلیا کرو بلکہ خوب اچھی طرح تحقیقات اور چھان بین کرکے خبروں پر اعتماد کرو ورنہ تم سے بڑی بڑی غلطیاں ہوتی رہیں گی لہٰذا خبردار کان کے کچے مت بنو اور ہر آدمی کی بات

۲۹ الحجرات :۴۹/۱۲۔ ۳۰ الحجرات :۴۹/۶۔

سن کر بلا تحقیقات کئے نہ مان لیا کرو۔

ریاکاری: کچھ مردوں اور عورتوں کو یہ خراب عادت ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو کام بھی کرتے ہیں وہ شہرت، ناموری اور دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ اس خراب عادت کا نام "ریاکاری" ہے اور یہ سخت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ریاکاری کرنے والوں کو قیامت کے دن خدا کا منادی اس طرح میدانِ محشر میں پکارے گا کہ اے بدکار، اے بدعہد، اے ریاکار تیرا عمل غارت ہوگیا اور تیرا اجروثواب برباد ہوگیا تو خدا کے دربار سے نکل جا اور اس شخص سے اپنا ثواب طلب کر جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

تعریف پسندی: کچھ مرد اور عورتیں اس خراب میں مبتلا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پر ان کی تعریف کر دے وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو شخص ان کے عیبوں کی نشاندہی کر دے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ آدمی کی یہ خصلت بھی نہایت ناقص اور بہت بُری عادت ہے۔ اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہو جانا یہ بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے تو تم اپنے دل میں سوچو کہ اگر واقعی وہ خوبی تمہارے اندر موجود ہے تو تم اس پر خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز ہرگز اپنی اس خوبی پر اکڑ کر اور اترا کر خوش نہ ہو جاؤ اور اگر کوئی شخص تمہارے سامنے تمہاری خامیوں کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو بلکہ اس کو اپنا مخلص دوست سمجھ کر اس کی قدر کرو اور اپنی خامیوں کی اصلاح کر لو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوا کرتا اور ہر تنقید کرنے والا دشمن نہیں ہوا کرتا۔ قرآن وحدیث کی مقدس تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بے حد ناپسند ہے اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے اردگرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اور یہ خود غرض لوگ تعریفوں کا پل باندھ کر آدمی کو بیوقوف بنایا کرتے ہیں اور جھوٹی تعریفوں سے آدمی کو الو بنا کر اپنا مطلب نکال لیا کرتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنی مطلب برآری اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے لوگوں کی خوش طبعی اور ہنسنے ہنسانے کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں لہٰذا ہر مرد و عورت کو چاپلوسی کرنے والوں اور منہ پر تعریف کرنے والوں کی عیارانہ چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف سن کر خوش نہیں ہونا چاہیے۔

اگرچہ اس قسم کے گناہ اور بھی بہت زیادہ ہیں اختصاراً عرض کیا ہے تاکہ گناہ کا عادی گناہوں سے بچ جائے اگر کسی کو تفصیل کی خواہش ہے تو فقیر کا ترجمہ " اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ لابن حجر" (جہنم سے بچانے والے اعمال) کا

مطالعہ کرے۔

گناہ کا بیان: آخر میں فقیر گناہ کی مختصر توضیح کر دے تاکہ قارئین کو روحانی فائدہ ہو۔

گناہ کی قسمیں: گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ گناہِ صغیرہ (چھوٹے چھوٹے گناہ) گناہِ کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) گناہِ صغیرہ نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں لیکن گناہِ کبیرہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک کہ آدمی سچی توبہ کر کے اہلِ حقوق سے اُن کے حقوق کو معاف نہ کرا لے۔

گناہِ کبیرہ کیا ہے؟: گناہِ کبیر ہر اُس گناہ کو کہتے ہیں جس سے بچنے پر خداوند قدوس نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔

فائدہ: بعض علماء کرام نے فرمایا کہ ہر وہ گناہ جس کے کرنے والے پر اللہ ورسول نے وعید فرمائی یا لعنت فرمائی یا عذاب وغضب کا ذکر فرمایا وہ گناہِ کبیرہ ہے۔

گناہِ کبیرہ کی شاخیں: گناہِ کبیرہ کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ان میں سے چند مشہور کبیرہ گناہوں کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں:

شرک کرنا، جادو کرنا، خونِ ناحق کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہادِ کفار سے بھاگ جانا، پاک دامن مومن عورتوں مردوں پر زنا کی تہمت لگانا، زنا کرنا، اغلام بازی کرنا، چوری کرنا، شراب پینا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، ظلم کرنا، ڈاکہ ڈالنا، ماں باپ کو تکلیف دینا، حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا، جوا کھیلنا، صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا، اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا، اللہ کے عذاب سے بےخوف ہو جانا، ناچ دیکھنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر پھرنا، ناپ تول میں کمی کرنا، چغلی کھانا، غیبت کرنا، دو مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا، امانت میں خیانت کرنا، کسی کا مال یا زمین وسامان وغیرہ غصب کر لینا، نماز وروزہ اور حج وزکوٰۃ وغیرہ کے فرائض کو چھوڑ دینا، مسلمانوں کو گالی دینا، اُن سے ناحق طور پر مار پیٹ کرنا وغیرہ وغیرہ سینکڑوں گناہِ کبیرہ ہیں جن سے بچنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی ان گناہوں سے روکنا لازم اور ضروری ہے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

حدیث شریف میں ہے کہ:

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ ". (۳۱)

یعنی اگر کسی مسلمان کو کوئی گناہ کرتے دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو گناہ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے اس کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کر دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم سے کم اپنے دل سے اس گناہ کو بُرا سمجھ کر اُس سے بیزاری ظاہر کر دے اور یہ ایمان کا نہایت ہی کمزور درجہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

" مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوْتُوْا ". (۳۲)

یعنی کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کا کام کرے اور وہ قوم قدرت رکھتے ہوئے بھی اس آدمی کو گناہ کرنے سے نہ روکے تو اللہ تعالیٰ اس ایک آدمی کے گناہ کے سبب سے پوری قوم کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔

☆......☆......☆......☆

﴿گناهوں سے دنیاوی نقصانات﴾

گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذابِ جہنم کی سزاؤں اور قبر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھو کہ گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں چند یہ ہیں روزی کم ہو جانا، بلاؤں کا ہجوم، عمر گھٹ جانا، دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا، عبادتوں سے محروم ہو جانا، عقل میں فتور پیدا ہو جانا، لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جانا، کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا، نعمتوں کا چھن جانا، ہر وقت دل کا پریشان رہنا، اچانک لا علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے نبیوں اور اس کے نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا، چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہونا، شرم وغیرت کا جاتے رہنا، ہر طرف سے ذلتوں رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ۔ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔

گناہوں کے نقصانات اور بھی ہیں فقیر نے صرف انہی پر اکتفاء کیا ہے عقلمند کے لئے یہ کافی ہیں بے عقل کو دفتر بھی ناکافی۔

۳۱ سنن ابن ماجة، كتاب الفتن، باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر، رقم الحديث ۴۰۱۳، الصفحة ۱۳۳۰، دار احياء الكتب العربية مصر. ۳۲ سنن ابى داؤد، كتاب الملاحم، باب الامر والنهى، رقم الحديث ۴۳۳۹، الصفحة ۷۷۶، دار المعارف الرياض.

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۱۲، محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

☆......☆......☆......☆

جھگڑتے آئے ہیں برسوں سے بس سے یہ دشمنانِ دیں
قدم ہلنے نہیں پائے عزیمت فیض احمد کی
عمر بھر فیضِ احمد ، دینِ احمد کو نہیں بھولے
مگر دین بھی نہیں بھولے گا خدمت فیض احمد کی

☆......☆......☆......☆

☆......☆......☆